روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 10۔اگست 2016ء 6 ذیقعد 1437 ہجری 10 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 181

دشمن کا اعتراف

دشمنان اسلام میں سے اکیدر رئیس دومہ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کے متعلق کہا۔

”فتح حاصل کرنے میں کوئی شخص ان سے زیادہ خوش نصیب اور جنگی امور میں کوئی شخص ان سے زیادہ تجربہ کار نہیں ہے۔ خالد کے مقابلہ میں کوئی قوم خواہ اس کی تعداد کم ہو یا زیادہ ٹھہر نہیں سکتی۔“

(الیعقوبی جلد2 ص 144)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم ﷺ

جنگ احد میں مشرکین کے واپس جانے کے بعد رسول کریم ﷺ نے جب بعض اطلاعات کی بناء پر یہ خطرہ محسوس کیا کہ دشمن پھر پلٹ کر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو آپؐ نے فرمایا ہم ان کا تعاقب کریں گے کون ساتھ دے گا۔ تب ستر صحابہ آپ کے ساتھ اس تعاقب میں شریک ہوئے۔ حضرت عائشہؓ حضرت عروہؓ سے فرماتی تھیں ان میں تمہارے نانا ابوبکرؓ اور دادا حضرت زبیرؓ بھی تھے۔

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 69، بخاری کتاب المغازی)

غزوہ خندق میں حضرت زبیرؓ کی ڈیوٹی خواتین کی حفاظت پر تھی۔ مدینہ کے یہود بنو قریظہ کے ساتھ اگرچہ مسلمانوں کا معاہدہ تھا لیکن مشرکین عرب کا چاروں طرف سے مدینہ پر ہجوم دیکھ کر وہ بھی بدعہدی پر اتر آئے۔ یہ شدید سردی کے دن تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو آواز دی کہ کوئی ہے جو بنو قریظہ کی خبر لائے؟ مارے سردی کے ان کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔ تین مرتبہ رسول اللہؐ کے آواز دینے پر ہر دفعہ ایک ہی آواز آئی اور یہ آواز حضرت زبیرؓ کی تھی۔ انہوں نے ہر دفعہ لبیک کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ پھر زبیرؓ جا کر دشمن کی خبریں لے آئے۔ جب آپ واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کی فدائیت سے خوش ہو کر فرمایا ”ہر نبی کا ایک حواری یعنی خاص مددگار ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔“

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب زبیرؓ، استیعاب جلد 2 ص 91) اسی طرح فرمایا ”اے زبیر! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں!“ حضرت زبیرؓ کو حدیبیہ میں بھی شرکت کی توفیق ملی اور رسول کریمؐ نے بدر اور حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ان میں سے کوئی آگ میں داخل نہ ہوگا۔

غزوہ خیبر میں خیبر کا رئیس اور بہادر مرحب حضرت علیؓ سے مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا۔ اس کا بھائی یاسر نہایت غضبناک ہو کر اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لئے میدان میں نکلا اور کہا کہ کوئی ہے جو میرے مقابلے پہ آئے حضرت زبیرؓ نے آگے بڑھ کر اس کا مقابلہ کیا اس دیو ہیکل انسان کے مقابلے پر حضرت زبیرؓ کو جاتے دیکھ کر ماں کی ممتا جاگی۔ آپ کی والدہ صفیہؓ پریشان ہو کر کہنے لگیں کہ آج زبیر کی خیر نہیں۔ مگر رسول خدا ﷺ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ زبیر اس پر لازماً غالب آئے گا۔ چنانچہ انہوں نے چند ہی لمحوں میں اس بہادر کو زیر کر لیا۔

فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ کو حضرت علیؓ کے ساتھ اس مہم میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جو ایک مخبری کرنے والی شُتر سوار عورت کو گرفتار کرنے کے لئے رسول خدا ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بھجوائی تھی اور اس سے آپ کامیاب و کامران واپس لوٹے۔ مکے میں داخلے کا وقت آیا دس ہزار قدوسیوں کے لشکر کے چھوٹے چھوٹے دستے بنائے گئے۔ آخری دستہ وہ تھا جس میں خود آنحضرت ﷺ موجود تھے اور اس دستہ کے علمبردار حضرت زبیرؓ تھے۔ مکہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہونے کے بعد حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ گھوڑوں پر سوار آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے خود بڑی محبت کے ساتھ اپنے دست مبارک سے ان مجاہدوں کے چہروں سے گرد و غبار صاف کی اور ان کے مالِ غنیمت کے حصے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑ سواروں کے لئے ہم نے عام مجاہدین سے دوگنے حصے مقرر کئے ہیں۔

(ابن ہشام جلد 3 ص 385)

حقیقی نماز

۞ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کرے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

داخلہ جامعہ احمدیہ 2016ء

۞ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے امیدواران براہ کرم جلد از جلد اپنے نتیجہ سے وکالت تعلیم کو بذریعہ خط یا فیکس مطلع کریں۔

☆ تحریری امتحان اور انٹرویو میں شامل ہونے کیلئے امیدوار اپنی رول نمبر سلپ وکالت تعلیم سے مندرجہ ذیل اوقات میں حاصل کریں۔

ربوہ کے امیدواران:

13/اگست 2016ء صبح 9 تا 11 بجے

بیرون از ربوہ امیدواران:

15/اگست 2016ء 7:30 تا 9 بجے رات

16/اگست 2016ء صبح 7:30 تا 8:30

☆ رول نمبر سلپ کے بغیر امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆ تحریری امتحان مورخہ 16/اگست کو 10 بجے صبح بیت حسن اقبال جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن میں ہوگا۔ نتیجے اور انٹرویوز کے شیڈیول کا اعلان اسی روز نماز عشاء کے بعد وکالت تعلیم اور دارالضیافت میں کر دیا جائے گا۔

☆ انٹرویو مورخہ 17/اگست سے روزانہ 4:45 بجے شام دفتر وکالت تعلیم میں ہوں گے۔

فون: 047-6211082

فیکس: 047-6212296

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

۞ پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے ۞

مرسلہ :نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت

سوال و جواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء

س:حضور انور نے خطبہ جمعہ کا موضوع بیان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج:فرمایا! یہ جماعتی عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے۔اب اکثر جگہوں پر انتخاب ہو چکے ہیں ملکوں میں بھی اور مقامی جماعتوں میں بھی اور نئے عہدیداروں نے اپنا کام سنبھال لیا ہے۔عہدیداروں میں بعض جگہوں پر بعض امراء صدران اور دوسرے عہدیدار نئے منتخب ہوئے ہیں لیکن بہت سی جگہوں پر پہلے سے کام کرنے والوں کا ہی دوبارہ انتخاب کیا گیا ہے۔ایک تو خدا کا شکر کریں کہ خدمت دین کا موقع ملا اور عہد و دعا کریں کہ جو آئندہ تین سال کے لئے خدمت کا موقع ملا ہے اور جو امانتیں ان کے سپرد کی گئی ہیں ان میں آئندہ سستیاں اور کوتاہیاں اور غفلتیں نہ ہوں اور ان امانتوں کا حق ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

س: حضور انور نے عہدیداران کو ایفائے عہد کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج:فرمایا! پس ہمیشہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے یہ بڑا واضح فرمایا ہے کہ تمہارے سپرد کی گئی امانتیں جن کو تم قبول کرتے ہو تمہارے عہد ہیں پس اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ پس یہ ایک بنیادی امتیاز ہونا چاہئے خاص طور پر ان لوگوں کا جو جماعتی کاموں کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں۔ اگر ان کے سچائی کے معیار میں ذرا سا بھی جھول ہے کمی ہے اگر ان کے تقویٰ کے معیار ایک عام فرد جماعت کے لئے نمونہ نہیں تو وہ اپنے عہد، اپنے عہدے، اپنی امانت کے حق کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔

س: شعبہ تربیت کی اہمیت اور ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے سیکرٹریان تربیت کو کیا ہدایت فرمائی؟

ج:فرمایا! سیکرٹریان تربیت ہیں جن کے سپرد تربیت کا کام ہے اور تربیت کا کام اسی وقت صحیح رنگ میں ہوسکتا ہے جب نمونے قائم ہوں جو کام کرنے والا ہے جس کی ذمہ داری ہے دوسروں کو نصیحت کرنے والا ہے تو خود بھی ان کاموں پر عمل کرنے والا ہو۔

س: ممبران مجلس عاملہ کو تربیت کے ضمن میں کیا تاکید فرمائی؟

ج:فرمایا! میں اکثر عاملہ کی میٹنگ میں کہا کرتا ہوں مختلف جگہوں پر کہ تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے۔امیر جماعت، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت کو سب سے پہلے جو بھی پروگرام بناتے ہیں اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں۔ جو بنیادی احکام ہیں خدا تعالیٰ کے اور جو مقصد ہے انسان کی پیدائش کا اسے عاملہ کے ممبران پورا کر رہے ہیں۔اگر نہیں تو پھر تقویٰ نہیں۔

س: قیام نماز کے حوالہ سے عہدیداران کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج:فرمایا! اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور اس کے لئے مردوں کو یہ حکم ہے کہ نماز کا قیام کرو اور نمازوں کا قیام باجماعت نماز کی ادائیگی ہے۔ پس امراء، صدران اور عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کر کے اس کے قیام اور باجماعت ادائیگی کی بھرپور کوشش کریں۔

س: سلسلہ کے عہدیداران کا رویہ کیسا ہونا چاہئے؟

ج: فرمایا! بعض باتیں ہیں جن کا عہدیداروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے اور یہ باتیں لوگوں کے حقوق اور افراد جماعت کے ساتھ عہدیداروں کے رویوں سے تعلق رکھتی ہیں۔کوئی عہدیدار افسر بننے کے تصور سے یا بنائے جانے کے تصور سے کسی خدمت پر مامور نہیں کیا جاتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ پس ایک عہدیدار کا لوگوں کے معاملے میں اپنی امانت کا حق ادا کرنا اس کا قوم کا خادم بن کر رہنا ہے اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوسکتی ہے جب انسان میں قربانی کا مادہ ہو اس میں عاجزی اور انکساری ہو اس کا صبر کا معیار دوسروں سے اونچا ہو۔بعض دفعہ بعض باتیں بھی سننی پڑتی ہیں عہدیداروں کو۔اگر سننی پڑیں تو سن لینی چاہئیں۔

س: عہدیداران کا ایک وصف عاجزی ہے اس کی بابت حضور انور نے کیا نصائح فرمائیں؟

ج:فرمایا! پھر ایک وصف جو خاص طور پر عہدیداروں کے اندر ہونا چاہئے وہ عاجزی ہے۔اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمٰن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ پس اس کی بھی اعلیٰ مثال ہمارے عہدیداروں میں ہونی چاہئے۔ جتنا بڑا کسی کے پاس عہدہ ہے اتنی ہی زیادہ اسے خدمت کے جذبے سے لوگوں کے ملنے کے لحاظ سے عاجزی دکھانی چاہئے اور یہی بڑا پن ہے۔اکثریت افراد جماعت کی تو ایسی ہے کہ عہدیداروں کے پیار نرمی اور شفقت کے سلوک سے ہی خوش ہو کر ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔اگر کسی عہدیدار کے دل میں اپنے عہدے کی وجہ سے کسی بھی قسم کی بڑائی پیدا ہوتی ہے یا تکبر پیدا ہوتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے اور جب خدا تعالیٰ سے انسان دور ہو جاتا ہے تو پھر کام میں برکت نہیں رہتی اور پھر ایسا شخص جماعت کے لئے بجائے فائدے کے نقصان کا موجب بن جاتا ہے۔

س: حقیقی عاجزی کیا ہوتی ہے؟

ج:فرمایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا زیادہ کوئی عاجزی اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔ بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگ عام حالات میں اگر ملیں تو بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں لوگوں سے بھی صحیح طریق سے مل رہے ہوتے ہیں لیکن جب کسی کا اپنے ماتحت یا عام آدمی سے اختلاف رائے ہو جائے تو فوراً ان کی افسرانہ رَگ جاگ جاتی ہے۔ پس جب اختلاف رائے ہو یا ماتحت مرضی کے خلاف بات کر دے تو پھر انصاف پر قائم رہتے ہوئے اس رائے کا اچھی طرح جائزہ لے کر فیصلہ کیا جائے۔پس اس عاجزی کے ساتھ بلند حوصلگی کا بھی اظہار ہوگا اور جب یہ ہوگا تو یہ عاجزی حقیقی عاجزی کہلائے گی۔

س: عہدیداروں کو اپنے ماتحتوں سے کس طرح حسن سلوک کرنا چاہئے؟

ج: فرمایا! پھر ایک خصوصیت عہدیداران کی یہ بھی ہونی چاہئے کہ وہ ماتحتوں سے حسن سلوک کریں۔ جماعت کے اکثر کام تو رضاکارانہ ہوتے ہیں۔پس اپنے کام کرنے والوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور ان کو کام سکھانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے تا کہ جماعتی کام بہتر طور پر چلانے کے لئے ہمیشہ کارکن مہیا ہوتے رہیں۔

س: نرمی، خوش اخلاقی اور ہمدردی عہدیداران کا نمایاں وصف ہونا چاہئے اس سے جماعت کو کیا فائدہ ہوگا؟

ج:فرمایا! پھر ایک وصف عہدیداران میں جو ہونا چاہئے وہ بشاشت ہے اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اور لوگوں کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے بات کیا کرو۔ پس یہ بھی ایک بنیادی خلق ہے جو عہدیداروں میں بہت زیادہ ہونا چاہیے اپنے ماتحتوں سے اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے جب بھی بات چیت کریں اور اسی طرح دوسرے لوگوں سے بھی جب بات کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔اگر پیار سے کسی کو سمجھایا جائے اور عہدیدار لوگوں کو یہ احساس دلا دیں کہ ہم تمہارے ہمدرد ہیں تو ننانوے فیصد ایسے لوگ ہیں جو سمجھ جاتے ہیں اور جماعت سے تعاون کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ ہاں جو عادی ہیں بار بار کرنے والے ہیں بات بات پر فتنہ اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے ساتھ سختی بھی کرنی پڑتی ہے لیکن اس کے لئے پوری طرح تحقیق ہونی چاہئے اور پھر ساتھ ہی یہ سختی بھی ذاتی عناد کی شکل اختیار کرنے والی نہیں ہونی چاہئے بلکہ اصلاح کے لئے ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر اپنے مقرر کردہ یمن کے والیوں کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا مشکلیں نہ پیدا کرنا اور محبت اور خوشی پھیلانا، نفرت کو نہ پنپنے دینا۔

س: مرکزی ہدایت پر عمل درآمد کے حوالہ سے عہدیداران کو کیا تاکید فرمائی؟

ج:فرمایا! پھر امراء اور صدران اور جماعتی سیکرٹریان کا یہ بھی بہت اہم کام ہے کہ مرکز سے جو ہدایات جاتی ہیں یا سرکلر جاتے ہیں ان پر فوری اور پوری توجہ سے عملدرآمد کریں اور اپنی جماعتوں کے ذریعہ بھی کروایا جائے۔بعض جماعتوں کے بارے میں یہ شکایات ملتی ہیں کہ مرکزی ہدایات پر پوری طرح عمل نہیں کیا جاتا۔اگر کسی ہدایت کے بارے میں کسی خاص ملک یا جماعت کو کچھ تحفظات ملکی حالات کی وجہ سے ہوں تو پھر بھی فوری طور پر مرکز سے رابطہ کر کے حالات کے مطابق اس میں تبدیلی کرنے کی درخواست کرنی چاہئے اور یہ کام امیر جماعت اور صدر کا کام ہے لیکن یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں کہ اپنی عقل لڑاتے ہوئے اس ہدایت کو ایک طرف رکھ کر دبا دیا جائے اور اس پر عمل نہ کروایا جائے اور نہ ہی مرکز کو اطلاع کی جائے۔

س: حضور انور نے موصیان کی وصیت کا حساب کتاب رکھنے کی بابت کیا ہدایات دیں؟

ج:فرمایا! موصیان کے بارہ میں بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو موصیان کو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے چندے کی باقاعدہ ادائیگی اور اس کا حساب رکھنا ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے لیکن مرکزی دفتر اور متعلقہ سیکرٹریان کا کام بھی ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھیں اور جب ضرورت ہو انہیں یاددہانی بھی کروائیں۔اس نظام کو قابل اعتماد بنانا اور مرکز اور مقامی جماعتی نظام میں مضبوط ربط پیدا کرنا بھی امراء کا کام ہے۔

س:حضور انور نے مربیان کی میٹنگ کے حوالہ سے کیا ہدایات ارشاد فرمائیں؟

ج:فرمایا! بعض جگہ مربیان کی باقاعدہ ہر ماہ میٹنگز نہیں ہوتیں۔مربی انچارج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ یہ میٹنگز باقاعدہ ہوں اور مربیان سیکرٹریان کے کام کا جائزہ بھی لیں اور اس کے متعلق تبادلہ خیال بھی کریں۔

س:حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد کس کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج:محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب

مکرم عبدالہادی ناصر صاحب

امریکہ کے مخلص احمدی برادر محمد صادق صاحب

برادر محمد صادق صاحب سرزمین امریکہ کے باسی تھے۔ جن کا ابتدائی مذہب عیسائیت تھا۔ ان کا عیسائی نام ''ہاورڈ سکاٹ'' تھا۔ 1946ء میں دین حق قبول کیا۔

میرا تعلق برادر محمد صادق صاحب سے 27 سالوں سے تھا۔ میری پہلی ملاقات ان سے اس وقت ہوئی جب میرے بھائی ڈاکٹر بشارت احمد جمیل مجھے جنوری 1969ء میں نیویارک کے کینیڈی ایئرپورٹ پر لینے آئے تھے۔ وہ مجھ سے ایسے تپاک سے بغلگیر ہوئے کہ برسوں سے واقف ہوں۔ ان کے متبسم چہرے پر خلوص اور محبت ٹپکتی تھی اور اس خلوص اور محبت کا تعلق مجھ سے اور میری ساری فیملی سے آخری دم تک قائم رہا۔

برادر محمد صادق صاحب نے مجھے بتایا کہ میری والدہ بہت حلیم طبیعت کی تھیں۔ اپنے مذہب کی بہت پابند تھیں۔ لیکن میرے والد بہت درشت مزاج تھے کثرت شراب نوشی نے ان کو ایسا کردیا تھا۔ ان کی درشت مزاجی کی وجہ سے میں اور میرا چھوٹا بھائی اکثر ان کی مار پیٹ کی زد میں آتے رہتے تھے۔ کئی دفعہ میری نہایت محبت کرنے والی ماں بھی میرے والد کی زد سے نہیں بچتی تھیں۔ ہم نے ابھی ہائی سکول جانا شروع نہیں کیا تھا کہ میرے والد کا انتقال ہوگیا۔ ہماری والدہ نے ہماری پرورش کی۔ میں نے موسیقی سیکھی اور اس کی مشق میں دن رات مصروف رہتا تھا۔ میں نے انجینئرنگ کالج میں بھی داخلہ لیا۔ لیکن حالات کی وجہ سے جاری نہ رکھ سکا۔ میں نے موسیقی کو ہی ذریعہ معاش بنایا۔ میرا موسیقی سے شوق بڑھتا رہا۔ اور میں نے نیوجرسی کے مختلف بینڈ کے ساتھ نائٹ کلبوں میں جانا شروع کردیا۔ پھر وہ وقت آیا کہ نیوجرسی کے بڑے بڑے راک بینڈ کے ساتھ جانا شروع کردیا۔ اس طرح میوزک کی دنیا میں کھوگیا۔

ایک دن ہمارے بینڈ کے سینئر موزیشن آرٹ بلیکی نے مجھے فون کیا کہ میں کلب میں پہنچ گیا ہوں تم آتے ہوئے میری اہلیہ کو کلب اپنے ہمراہ لے آنا۔ چنانچہ میں نے راستے میں مسز آرٹ بلیکی کو لینے کو رکا۔ تو اس نے کہا میں ابھی تیار نہیں ہوئی ہوں تھوڑی دیر لگ جائے گی۔ جب تک تم کوئی کتاب لے کر پڑھو۔ پھر خود ہی ایک کتاب مجھے دی کہ یہ پڑھ کر دیکھو کل ہی کسی نے میرے خاوند کو دی تھی۔ جب میں نے کھول کر دیکھا وہ ''لائف آف محمدؐ'' تھی۔ جو صوفی مطیع الرحمٰن بنگالی کی لکھی ہوئی تھی۔

جب کتاب پڑھنی شروع کی تو کچھ صفحات پڑھنے کے بعد میری حالت عجیب ہوگئی اور بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ جب مسز آرٹ تیار ہو کر باہر آئیں تو اس نے کہا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ تم کیوں رو رہے ہو۔ تو میں نے کہا کہ جو کتاب تم نے دی ہے اس نے مجھے رلا دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اس شخص کی محبت میں گرفتار ہوگیا ہوں۔ اس کی ابتدائی زندگی کے حالات پڑھ کر میں رو پڑا ہوں اور پھر میں نے اسے کہا کہ یہ کتاب مجھے دے دو۔ اس نے کہا کہ بڑے شوق سے لے جاؤ۔ جب میں گھر آیا تو میری بیوی مریم نے کہا تمہیں یاد ہے کہ صبح ہم نے سپر مارکیٹ سے کھانے کی چیزیں لانی ہیں۔ تو سپر مارکیٹ جاتے ہوئے میں نے مریم کو کہا کہ آج مجھے ایسی کتاب ملی ہے جس کے چند صفحے پڑھ کر میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ مجھے اس شخص سے محبت ہوگئی ہے۔ تو مریم نے کہا کہ مجھے بھی سناؤ کہ وہ کیسی کتاب ہے۔ چنانچہ گھر پہنچ کر ہم نے گروسری کچن کے ٹیبل پر رکھی اور مریم نے کہا کہ لاؤ وہ کونسی ایسی کتاب ہے جس نے تمہیں اتنا متاثر کیا ہے۔ چنانچہ میں ''لائف آف محمدؐ'' لے کر کچن میں ہی بیٹھ گیا اور میں نے کتاب پڑھنی شروع کی۔ جب میں پڑھتے پڑھتے تھک جاتا تو مریم کتاب پڑھنا شروع کردیتی۔ جوں جوں ہم پڑھتے جاتے دل پر اثر ہوتا گیا اور ہم نے تہیہ کرلیا کہ ہم اس شخص کو follow کریں گے۔ چنانچہ جب ہم نے پڑھا کہ اسلام میں ''سؤر'' کھانا منع ہے تو میں اسی وقت اٹھا اور گروسری میں ''سؤر'' سینڈوچ بنانے کے لئے لائے تھے۔ ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔ پھر کتاب پڑھنے میں مشغول ہوگئے اور جب پڑھتے پڑھتے یہ معلوم ہوا کہ شراب بھی حرام ہے تو میں نے Bear اور wine اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھینک دی اور ہم نے اس کتاب کو باری باری صبح ہونے تک پڑھا تو اس طرح ہماری زندگی کی نئی صبح طلوع ہوگئی اور ہم نے مصمم ارادہ کرلیا کہ جس ہستی کو ہم نے پڑھا ہے۔ اب اس کی دل و جان سے پیروی کریں گے۔ چنانچہ ہم نے جماعت احمدیہ کے مشنری کو فون کیا کتاب کے آخر میں مشن ہاؤس کا فون نمبر اور پتہ درج تھا۔ ان سے ملاقات کا وقت لیا۔ ان سے مل کر ہم نے یہ کہا کہ ہم نے Life of Mohammad کو پڑھ لیا ہے۔ ہم حضرت محمد رسول اللہؐ کو follow کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ ہم کس طرح ان کے ممبر بن سکتے ہیں۔ تو انہوں نے ہمیں کلمہ شہادت پڑھایا یہ کہہ کر کہ ہم نے ان تین خداؤں کو چھوڑ دیا جس کی ہمیں عیسائی ہونے کے ناطے بچپن سے تعلیم دی جاتی رہی تھی اور میں نے اپنا نام محمد صادق تجویز کرلیا اور میں مؤحد بن گیا۔

برادر محمد صادق نے مجھے کہا کہ وہ چیزیں جو دین نے حرام قرار دی ہیں ان سے یک دم کنارہ کشی کرلی۔ یہ خدا تعالیٰ کا محض فضل تھا کہ وہ بری عادت جس کو چھوڑنے کے لئے لوگ ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ قوت ارادی بخشی کہ جب سے میں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا وہ میری روح میں تحلیل ہوگیا۔ تو اس کے بعد آج تک میں نے حرام چیزوں کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

پھر مجھے یہ علم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیقی کو پسند نہیں فرمایا۔ تو میں نے یہ خیال کیا کہ میرا پیشہ موسیقی ہے۔ اور پھر امریکہ میں میوزک کے پیشے کے ساتھ بہت سی قباحتیں جڑی ہوئی ہیں۔ تو پھر میرے ضمیر نے ملامت کی کہ تو نے تو عہد کیا تھا کہ تو اب ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر چلے گا۔ تو یہ وقت ہے کہ اب اپنے اس میوزک کے پیشے کو جس کو تو نے اپنی زندگی کا سہارا بنایا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی خوشنودی کی خاطر ہمیشہ کے لئے ترک کر دے۔ لہٰذا میں نے اپنے بینڈ کو فون کیا کہ میں نے تہیہ کرلیا ہے کہ میں آج سے اپنے موسیقی کے پیشے کو ترک کرتا ہوں۔

جب میں نے موسیقی کے پیشہ کو چھوڑ دیا جس کی وجہ سے میں بہت خوشحال تھا۔ تو میں نے سپر مارکیٹ میں کام کرنا شروع کیا۔ تو ہفتے کے چالیس ڈالر ملے (یہ 1946ء کی بات ہے) ظاہر ہے کہ اس میں گزارہ نہیں ہوسکتا تھا۔ لہٰذا میں نے دیکھا پینٹ کرنے والوں کو کچھ زیادہ ڈالر ملتے ہیں تو میں نے اس پینٹر کے پیشہ کو اختیار کرلیا۔ گو اس میں مشقت بہت ہے لیکن مجھے یہ سکون تھا کہ میں اپنے آقا کو ناراض نہیں کر رہا۔

جب میں نے کلام پاک کو خرید کر پہلی دفعہ قرآن کو کھولا تو وہ آل عمران کی آیت 104 تھی جس پر میری نظر پڑی جو یہ تھی۔

''......تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا''۔

اس آیت کو پڑھ کر مجھے اطمینان ہوگیا کہ یہی دین حق ہے جس کو خدا تعالیٰ نے مجھے پیغام دیا ہے۔ یہ بیان کرنے کے بعد ان پر رقت طاری ہوگئی اور مجھے کہنے لگے کہ برادر ناصر تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ میں نے آنحضرتؐ کی پیروی کرکے کیا کچھ پایا ہے خدا نے مجھے سکون قلب عطا فرمایا جو کہ میں اپنی خوشحال زندگی میں بھی نہ پاسکا۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھ جیسے انسان کو نوازے گا۔

پھر انہوں نے مجھے کہا کہ جب تک میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ میں کیا تھا تم اندازہ نہیں لگا سکو گے۔ پھر انہوں نے اپنی زندگی کی روداد رندھی ہوئی آواز میں سنانی شروع کی اور سناتے سناتے ان کے آنسوؤں کے بند ٹوٹ گئے اور کہا کہ تم جو امریکنوں میں برائیاں دیکھتے ہو وہ مجھ میں موجود تھیں اور پھر میرا پیشہ موسیقی تھا۔ میری بیوی پاک باز خاتون تھی جس کی میں قدر کرتا ہوں۔ اپنی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دن اپنی بیوی مریم کو کہا کہ مریم تم اتنی اچھی ہو کہ میں تمہارے قابل نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں طلاق دے دوں اور تم کسی اچھے شریف انسان کو دیکھ کر شادی کرلو۔ تاکہ تمہاری زندگی اطمینان سے گزرے یہ سن کر وہ رو پڑی اور ایک جملہ کہا وہ یہ تھا۔ ''کہ جب میں نے تم سے شادی کی تھی تو تمہاری نظر میں میں نے ایک چمک دیکھی تھی۔ میں پھر تمہاری آنکھوں میں وہی چمک دیکھنے کا انتظار کروں گی''۔

جب ہم نے ''لائف آف محمدؐ'' پڑھی تو اس کے بعد میں نے اور مریم نے دین حق کو قبول کرلیا تو پھر ہم نے جماعت احمدیہ کے مربی سے نماز پڑھنی سیکھی پھر اس کا ترجمہ سیکھا اور باقاعدہ پانچ وقت نمازیں پڑھنی شروع کیں اور پھر ہمارے مربی نے کہا کہ اگر ہوسکے تو رات کے آخری پہر اٹھ کر تہجد پڑھا کرو۔ ہم نے بلاناغہ اٹھ کر تہجد پڑھنی شروع کردی۔ 1946ء سے لے کر اب تک یعنی 55 برس ہوگئے میں نے نہ کوئی نماز چھوڑی ہے اور نہ ہی تہجد۔ میں اور مریم دونوں تہجد کے لئے اٹھتے ہیں۔ پھر میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دعائیں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح میں سکون محسوس کرتا ہوں۔ ہماری زندگیوں میں ایک گونہ انقلاب آگیا۔ ایک دن مریم نے مجھے کہا کہ صادق تمہیں یاد ہے کہ کئی سال پہلے میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں نے شادی کرتے وقت تمہاری آنکھوں میں ایک چمک دیکھی تھی۔ میں اس چمک کا انتظار کروں گی۔ آج میں نے تمہاری آنکھوں میں وہ چمک دیکھی ہے جس کا مجھے انتظار تھا۔ بلکہ اب تمہاری نظروں میں چمک پہلے سے بھی بڑھ کر ہے۔

برادر محمد صادق نیوجرسی میں رہتے تھے۔ جس کا فاصلہ نیویارک کے مشن ہاؤس تک 45 میل کا تھا۔ میں نے ایک دن ان سے پوچھا کہ آپ ہر جمعہ کے دن اتنا فاصلہ طے کر کے آتے ہیں اور ہر اتوار کو بھی آتے ہیں اور سالہا سال سے آرہے ہیں۔ آپ تھک تو نہیں جاتے۔ برادر محمد صادق نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی ملاقات کے لئے کیسا تھکنا۔ میں سارا راستہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے آتا ہوں۔ بڑا مزہ آتا ہے اور سفر کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اس ضمن میں انہوں نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے بعد میں نیویارک سے نیوجرسی جا رہا تھا۔ جب میں ہالینڈ ٹنل میں پہنچا تو میری نظر گیس (پٹرول) کی سوئی پر پڑی تو دیکھا کہ وہ سوئی زیرو پر تھی۔ خوف پیدا ہوا کہ اگر یہ ٹنل میں کھڑی ہوگئی تو ساری ٹریفک رک جائے گی۔ میں نے دیکھا کہ میری والٹ گھر رہ گئی ہے جس میں کیش اور کریڈٹ کارڈ رکھے ہوئے تھے۔ یہ جان کر میری پریشانی اور بڑھ گئی۔ تو میری زبان پر رب کل شیء خادمك ...... جاری ہوگئی۔ میں ٹنل کے درمیان پہنچا تو اچانک 20 ڈالر کا نوٹ میری کار کی کھڑکی میں اڑ کر میرے اوپر گرا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کہاں سے اور کس طرح سے اڑ کر آیا۔ میرے دل نے گواہی دی کہ تیری دعا کا جواب ہے۔ چنانچہ ٹنل سے نکلتے ہی گیس سٹیشن سے گیس کی ٹینکی بھروائی اور خدا تعالیٰ کی اس مدد کو دیکھ کر میرا دل خدا کے پیار سے اس قدر بھر گیا کہ اس کی شکر میں اور اس کی حمد سے میری آنکھیں آبدیدہ ہوگئیں۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ نیویارک کے اکثر کالجوں میں انہوں نے اپنا

تعارف کرایا ہوا تھا۔ جہاں انہیں لیکچرز کے لئے بلایا جاتا تھا۔ ایک دفعہ یارک کالج نیو یارک نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر کے لئے بلایا۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ نے پچیس منٹ کا لیکچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دیا۔ جس کا طلباء پر بہت اثر ہوا اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ لیکچر کے بعد طلباء برادر محمد صادق صاحب کے گرد جمع ہوگئے۔ ہر کوئی ہاتھ ملاتا اکثر گلے ملتا اور ہر کوئی کہتا کہ اتنا اچھا لیکچر پرافٹ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم نے آج تک نہیں سنا تھا۔

اکثریت ان طلباء کی تھی جو وائٹ تھے۔ لیکچر سننے کے بعد برادر محمد صادق صاحب کو گلے ملتے تھے۔ برادر صادق تقریر کرتے وقت جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل گداز واقعات کا ذکر کر رہے تھے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی۔ بعض طلباء نے کہا کہ ہم نے کبھی ایسا سپیکر نہیں دیکھا کہ جس کی آواز اس کے دل سے نکل رہی ہو اور جس ہستی کے متعلق وہ بیان کر رہے تھے۔ یقیناً وہ ایسے ہوں گے جیسے وہ اپنے دلی محبت کے ساتھ بیان کر رہے تھے۔

اگر میں برادر محمد صادق صاحب کی اہلیہ کا تذکرہ نہ کروں تو مضمون ادھورہ رہ جائے گا۔ میں ان کو سسٹر مریم کہا کرتا تھا۔ سسٹر مریم جب پہلی مرتبہ ملیں تو کہنے لگیں کہ دیکھو تم دو بھائی اپنی والدہ سے بچھڑ کر اس ملک میں آئے ہو۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ تمہارا یہاں کوئی نہیں ہے۔ میرے گھر کو اپنا گھر سمجھنا اور مجھے ماں ہی سمجھنا۔ یہ الفاظ انہوں نے محض رسماً نہیں کہے تھے۔ بلکہ اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ واقعی ان کی محبت ہم سے مادرانہ تھی۔ انہوں نے ہم دونوں بھائیوں کو یہ تاکید کی تھی کہ ہر weekend ہمارے گھر نیو جرسی آکر گزارنا ہے اور ایک دن پہلے ہمیں فون کر دیتیں کہ کل تم کس وقت آرہے ہو۔ لہٰذا اکثر ہم weekend پر ان کے ہاں چلے جاتے۔ ہمارے پہنچنے تک لنچ تیار کر لیتیں۔ ان کو علم تھا کہ ہم پاکستانی کھانا پسند کرتے ہیں۔ کوشش کرتیں کہ ہماری پسند کا کھانا ہو۔ اور اس کے ساتھ تھوڑا سا امریکن کھانا بھی تیار کرتیں۔ اور کہتی تھیں یہ امریکن کھانا اس لئے تیار کرتی ہوں کہ تم نے اس ملک میں رہنا ہے لہٰذا تمہیں تھوڑی امریکن کھانے کی بھی پریکٹس ہو۔

اگر کسی weekend کا ناغہ ہو جاتا تو ان کا فون آجاتا کہ تم اپنے گھر کو بھول گئے ہو۔ اور آئندہ weekend پر آنے کا وعدہ لیتیں۔ ایک دفعہ جب ہم weekend پر پہنچے تو سسٹر مریم نے مسکراتے ہوئے ہم سے پوچھا کہ بتاؤ آج میں تمہارے لئے کیا پکایا ہے۔ چنانچہ ہم نے اندازہ لگاتے ہوئے کچھ کھانوں کا ذکر کیا تو کہنے لگیں کہ آج میں نے تمہارے لئے پراٹھے پکائے ہیں۔ میں نے حیران ہو کر ان سے پوچھا کہ کیا آپ کو پراٹھے بھی پکانے آتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو پراٹھے پسند ہیں تو میں نے خاص طور پر پراٹھے پکانے سیکھے تھے۔

کیونکہ اکثر اوقات وہ ہمیں ملنے کے لئے یہاں آیا کرتے تھے اور کہا کہ یہ ان دنوں کی بات ہے جب چوہدری صاحب 1948ء میں U.N.O میں آیا کرتے تھے۔ اس کے بعد بھی جب بھی U.N.O کے اجلاسوں میں پاکستان کی نمائندگی کرنے آتے تھے تو ہمارے گھر بھی تشریف لاتے تھے۔ میں نے حیرانگی سے سسٹر مریم سے پوچھا۔ کیا وہ اس گھر میں آیا کرتے تھے کیونکہ ان کا گھر کافی پرانا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ میرا گھر ان کے شایان شان نہ تھا اور میرے Living Room کا کارپٹ بھی پرانا تھا۔ کچھ جگہوں سے تھوڑا پھٹا ہوا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ یہیں اوپر چادر بچھا کر تکیہ رکھ کر ذرا لیٹ جایا کرتے تھے اور کہنے لگیں کہ تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ چوہدری صاحب کتنی سادہ طبیعت رکھتے تھے اور ہم جیسوں کی دلداری کی خاطر آپ تشریف لاتے تھے۔ ہم میں بیٹھ کر ہم سے سلسلہ کی باتیں کرتے تھے۔

سسٹر مریم ہماری ساری فیملی کی خبر رکھتی تھیں۔ خاص طور پر میری والدہ سے عقیدت رکھتی تھیں۔ جو ان دنوں پاکستان میں رہتی تھیں۔ اکثر میری والدہ کی باتیں سن کر بہت خوش ہوتی تھیں۔ ان کو علم تھا کہ میری اہلیہ نیو یارک آنے والی ہیں۔ تو کہنے لگیں کہ میں تمہاری بیوی کو ایئر پورٹ جا کر Recieve کروں گی۔ جب میری اہلیہ نیو یارک آئیں تو ان دنوں میں وہ بیمار تھیں۔ وہ نہ آسکیں۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے سوچا کہ خود جا کر سسٹر مریم کو مل آئیں۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ گھر ہی ہوتی ہیں لہٰذا ان کو Surprise دینے کی خاطر فون نہ کیا۔ ان کے گھر نیو جرسی پہنچ گئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو علم ہوا کہ وہ گھر نہیں ہیں۔ ان کے پڑوسی نے ہمیں وہاں دیکھ کر کہا کہ آپ مریم کو ملنے آئے ہیں تو وہ ہسپتال میں ہیں۔ ان سے ہسپتال کا ایڈریس لے کر ہم ہسپتال کو چل پڑے۔ جو کہ ان کے گھر سے کافی دور تھا۔ جب ہم ہسپتال کی لابی میں پہنچے تو وہاں برادر محمد صادق صاحب ٹہل رہے تھے۔ جب ان کی نظر ہم پر پڑی تو حیران ہوگئے اور کہا کہ میں نے کسی کو بھی مریم کے ہسپتال میں داخل ہونے کی خبر نہیں دی تھی۔ کیونکہ مریم نہیں چاہتی تھیں کہ اس کی بیماری کا علم کسی کو ہو۔ سسٹر مریم کو کینسر ہو گیا تھا۔ جس کا انہوں نے کسی سے بھی ذکر نہیں کیا تھا۔ وہ ہسپتال کی گیارہویں منزل پر تھیں۔ برادر صادق صاحب نے کہا کہ میں تمہیں دیکھ کر اس لئے حیران ہوا ہوں۔ کیونکہ چند منٹ پہلے مریم کو بہت بے چینی تھی اور مجھے کہہ رہی تھی کہ صادق نیچے جاؤ۔ کیونکہ برادر ناصر نے آنا ہے۔ کہیں وہ پریشان نہ ہو رہا ہو۔ میں نے مریم کو کہا کہ ہم نے کسی کو اطلاع نہیں کی کہ ہم اس ہسپتال میں ہیں۔ پھر برادر ناصر کو کیسے علم ہوگیا ہے۔ نہ تمہیں اطلاع ہے نہ مجھے اطلاع ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آیا ہو اور پریشان ہو۔ مریم نے پھر بہت غصہ سے کہا کہ صادق تم نیچے کیوں نہیں جاتے۔ میں یہ سمجھا کہ بیماری کی وجہ سے اس کے ذہن پر اثر ہوا ہے۔ اس لئے یہ کہہ رہی ہے۔ لہٰذا میں مریم کی تسلی کی خاطر نیچے آگیا ہوں۔ اور اس بات پہ حیران ہوں کہ واقعی تم آگئے ہو۔ سسٹر مریم نے مجھے اور اہلیہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور کہا کہ میری خواہش تھی کہ میں تمہیں ایئر پورٹ پر ریسیو کرتی مجھے تمہاری بیوی سے ملنے کی بہت خواہش تھی۔ ہماری سسٹر مریم کے ساتھ یہ ملاقات آخری تھی کیونکہ پھر اسی شام ہم سے بچھڑ گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ان کی ملنے کی خواہش کو جانتے ہوئے ہمارے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ اچانک ہم ان کو Surprise دینے کی خاطر چل پڑے۔

برادر محمد صادق صاحب اور سسٹر مریم کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے دو لڑکوں اور ایک لڑکی کو ان کی پیدائش کے وقت ہی اپنی گود میں لے لیا تھا۔ ان کو مادرانہ محبت اور شفقت سے نوازا۔ ان کو کبھی یہ معلوم نہ ہونے دیا کہ وہ ان کی حقیقی اولاد نہیں ہیں۔ ان بچوں کو پہلی دفعہ اس وقت معلوم ہوا جب ان کی یہ مادر مہربان ان کو چھوڑ کر جا رہی تھیں۔ ان بچوں کی عمریں اس وقت 14 سال، 12 سال اور 9 سال کی تھیں۔

اور برادر محمد صادق صاحب کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے بیعت کرنے کے بعد بذریعہ خط و کتابت رہا۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ 1946ء میں پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وہ کتب جن کا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے پڑھنے کا موقع ملا۔ جوں جوں ان کا مطالعہ کرتا رہا ان کی محبت بڑھتی چلی گئی۔

برادر جلال عبداللطیف جنہوں نے 1969ء میں دین حق کو قبول کیا تھا۔ برادر محمد صادق صاحب سے بہت متاثر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اکثر احمدی 1975ء کے جلسہ سالانہ کے لئے امریکہ سے ربوہ گئے تھے ان میں سے ایک میں بھی تھا۔ برادر محمد صادق میرے ساتھ تھے۔ جلسہ کے دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تمام امریکنوں کو اپنے فارم ہاؤس میں دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ ہم صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس صحن میں چند لوگ کنواں کھود رہے تھے۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ لوگ احمدی نہیں ہیں۔ وہ لوگ ہمارے آنے پر ہمیں بڑی توجہ سے دیکھ رہے تھے۔ تو حضور نے ان لوگوں کو بتایا کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔ تو میں یہ سمجھا کہ آپ ان لوگوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ احمدیت دنیا کے دور دراز ملکوں میں پہنچ گئی ہے۔ حضور نے برادر محمد صادق کو فرمایا کہ آپ مجھے قرآن سنائیں۔ برادر محمد صادق کو قرآن کریم کی بہت سی لمبی سورتیں یاد تھیں۔ انہوں نے قرآن کریم کو بڑے درد سے سنایا جس کو سن کر حضور بہت خوش ہوئے۔

اس طرح برادر محمد صادق صاحب کا ذاتی تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بھی تھا۔ جب بھی آپ امریکہ کے دورے پر تشریف لاتے تو برادر محمد صادق حضور کے ساتھ ملاقات کے لئے حاضر ہوتے۔ ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی جو برادر محمد صادق کے دیرینہ دوست تھے۔ اکثر ان کو بیت میں لے کر آیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب خلیفۃ المسیح الرابع (willing bro) نیو جرسی کی بیت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ تو حضور نے مجھے بلا کر فرمایا کہ برادر محمد صادق کے پاس ایک اینٹ اٹھا کر لے جاؤ جو دور بیٹھے ہوئے ہیں۔ اینٹ کو ان کے ہاتھ میں رکھ کر لے آؤ۔ لہٰذا میں اینٹ کو اٹھا کر برادر محمد صادق کے پاس لے گیا انہوں نے دعا کر کے اینٹ دی جو بنیاد میں لگائی گئی۔ ان دنوں برادر محمد صادق کی بینائی جاتی رہی تھی۔ اس لئے حضور نے مجھے اینٹ ان کو دینے کے لئے کہا۔ اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دل میں برادر محمد صادق کی کتنی قدر تھی۔

ایک دفعہ برادر محمد صادق برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے لئے گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے پر جوش خطاب کے دوران حاضرین جلسہ نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ برادر محمد صادق نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا۔ ان کی آواز کو خلیفۃ المسیح الرابع نے پہچان لیا۔ آپ نے اپنے خطاب کو روکتے ہوئے فرمایا کہ ابھی جو آواز میں نے سنی ہے وہ ایک فرشتے کی آواز ہے اور یہ صدا دل کی گہرائیوں سے نکلی ہے۔ یہ برادر محمد صادق کی آواز ہے۔ اس وقت شیخ مبارک احمد صاحب جو اس وقت امریکہ کے امیر اور مشنری انچارج تھے۔ برادر محمد صادق کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ برادر محمد صادق کو کھڑا کیا۔ MTA کے کیمروں نے اپنے کیمروں کو ان پر فوکس کیا۔ اس طرح جلسہ کے ہزاروں لوگوں نے ان کو دیکھا۔ اکناف عالم کے سننے والے احمدیوں نے اس فرشتہ سیرت انسان کو دیکھا۔ جس کے نعرہ تکبیر نے خلیفہ وقت کو مسحور کر دیا تھا اور فرمایا کہ یہ ایک فرشتے کی آواز ہے جو دل کی گہرائیوں سے نکلی ہے۔

برادر محمد صادق صاحب 1975ء کے جلسہ سالانہ پر پہلی مرتبہ ربوہ گئے۔ پھر قادیان کی زیارت کے لئے بھی گئے۔ جب آپ واپس آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے جلسہ سالانہ کے متعلق کیا تاثرات ہیں۔ تو آپ نے کہا کہ ربوہ میں جلسہ سالانہ پر آنے والے میرے احمدی بھائیوں نے جو محبت عطا کی جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ باوجود زبان نہ جاننے کے ان کی آنکھیں زبان بنی ہوئی تھیں۔ مسکراتے ہوئے چہرے اور پر جوش معانقے دلوں کی محبت کا حال سنا رہے تھے۔ چند قدم چلتے تھے تو ایک ہجوم مصافحہ کرنے کے لئے رک جاتا۔

برادر محمد صادق صاحب کے گرویدہ تمام امریکہ کے احباب تھے خاص طور پر نیو جرسی کی جماعت نے آپ کے آخری دنوں میں جس خلوص سے آپ کی خدمت کی وہ قابل ستائش ہے۔ میں برادر جلال عبداللطیف کا خاص طور پر ذکر کروں گا کہ نہ صرف وہ خود بلکہ ان کی بیوی اور بچے ایک مدت سے ان کی خدمت کرتے رہے۔ آخری عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ لیکن برادر محمد صادق صاحب کو حضرت مسیح موعود کی کتب کے سننے کا اشتیاق رہتا تھا۔

آپ موصی تھے۔ نیو جرسی جماعت نے قبرستان کا قطعہ ان کی وفات پر خریدا تھا۔ اس قبرستان میں پہلی قبر برادر محمد صادق صاحب کی بنی۔ آپ کے جنازے میں کثیر احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی

الفضل کے خاتم النبیّین نمبر 12 جون 1928 کا ایک مضمون

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ غیر از جماعت لدھیانہ

حضرت محمد ﷺ ہمارے سچے آقا اور محسن عظیم ہیں۔ حضورؐ نے اپنے خالق کے حکم سے اس دنیا میں ظاہر ہوکر ہم پر وہ وہ احسان کئے ہیں کہ ہم انہیں گن بھی نہیں سکتے۔ نہ صرف ہم اور ہمارے باپ دادا بلکہ ہماری صد ہا پشتیں حضورؐ کی غلامی کا فخر رکھتی ہیں۔ حضورؐ نے تن تنہا تمام دنیا میں توحید کا ڈنکا بجا کر ہمارے لئے عالی ہمت بننے اور اپنے ارادہ میں مستقل رہنے کا ایک جیتا جاگتا نمونہ قائم کردیا ہے۔ حضورؐ کے بازو میں لاریب زور قضا چھپا ہوا تھا۔ اسی روحانی قوت سے حضورؐ نے اس کرہ ارض کو اپنے ہاتھوں میں اٹھالیا۔ اور تمام دنیا کو دکھادیا کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اپنے ارادہ کے ایسے پورے ہوا کرتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ نے ایک ایسی قوم جو ہمیشہ سے مردہ اور بت پرست چلی آتی تھی، جو بنی نوع انسان میں شمار ہونے کے قابل نہ تھی، جو وحشی اور ناخدا ترس تھی، جو ایک پانی کے گھونٹ پر صد ہا سال جنگ قائم رکھنے والی تھی جو جاہل اور قمار باز جو مردم خور اور دختر کش تھی جو بظاہر انسان معلوم ہوتے تھے لیکن ان کی خصلت درندوں کی سی تھی کے اندر زندگی کی روح پھونک دی اور ان کی مذموم عادات ایسی کھوئیں کہ وہ متمدن اقوام بن کر قدیم مہذب قوموں کے استاد بن گئے۔

رسول اللہؐ نے آناً فاناً ان کی وحشت کو تہذیب سے اور ان کی جہالت کو علم سے بدل دیا اور بت پرستی کی جگہ ایک خدا کی پرستش قائم کردی۔

حضرت محمد ﷺ کی پاک دامنی، پرہیزگاری، اولوالعزمی اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی وجہ سے سمجھدار لوگوں نے سمجھ لیا کہ واقعی سول کریمؐ کو خالق ارض و سما کی طرف سے دنیا کی راہنمائی کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ چنانچہ آپؐ کی سچائی حضرت صدیقؓ پاکباز، راست گو اور سچے ہمدرد بنی نوع انسان کے دل کے اندر گھر کرگئی اور آپ حضورؐ پر صدق دل سے ایمان لے آئے۔ پھر دنیا کے لوگوں پر بھی آپ کی سچائی کی شعاعیں پہنچ گئیں۔ اور حضرت عمرؓ فاروق اعظم جیسے شیر خدا، جری، اولوالعزم، مدبر، سپہ سالار کے علاوہ دکھی بندگان خدا نے رسول خدا ﷺ کی اطاعت کیلئے سر جھکا دیا۔ کہ حضرت محمد ﷺ کی مقدس پیدائش ایک ایسے پُرآشوب زمانہ میں ہوئی تھی کہ دور دور تک شرک اور بت پرستی کی تاریکی نے فطرت کے نورانی چہرہ کو چھپا رکھا تھا۔ عربوں کا سوائے مختلف باطل معبودان کے کوئی نہ رہا تھا۔ حضرت موسیٰ کی تعلیم گاؤ خورد ہوچکی تھی۔ توریت مٹ چکی تھی دوسری طرف نصرانیت دم توڑ رہی تھی۔ اور خداوند مسیح کی بھیڑوں میں تن پرست بھیڑیئے پیدا ہوکر ان کا نوالہ ......کررہے تھے۔ ......خانقاہیں اور کل معابد زناکاری کے گھر یا بازاری عورتوں کے اڈے بن رہے تھے اور پیشوایان مذاہب کے دل ایسے سیاہ ہوگئے تھے کہ...... اخلاق کی ایسی زبوں ترین حالت اور...... کے اس انتہائی تنزل کے زمانہ میں اگر کیسے ہی زبردست ......دماغ رکھنے والے انسان سے کہا جاتا تو اس کا کلیجہ شق ہوجاتا۔ مگر حضرت محمد ﷺ نے نہ صرف ان اردگرد کی قوموں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا بلکہ یہ دعویٰ کیا کہ میں تو دنیا کی زحمت کو رحم میں تبدیل کرنے کیلئے اور تمہاری روحانی مہلک بیماریوں کو شفا دینے کیلئے خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں چنانچہ جو سعید روحیں حضورؐ پر صدق دل سے ایمان لے آئیں۔ ان کی تمام روحانی بیماریاں بالکل دور ہوگئیں اور ان کی زحمت رحمت میں تبدیل ہوگئی۔

جس طرح قدیم سے چلا آتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ خالص اور صادق پر جاہل قوم پھبتیاں کستی اور ان کا مذاق اڑاتی ہے اسی طرح رسول کریم ﷺ سے بھی ٹھٹھا اڑایا گیا اور ہر طرح رسول کریمؐ کو چڑایا اور اذیت دی گئی مگر مرحبا ہے اس غیر معمولی اور لاجواب استقلال کو کہ رسول کریم ﷺ کا قدم اپنی جگہ سے مطلق نہیں ڈگمگایا اور روز بروز رسول کریمؐ کے استقلال میں ایک زور، تمکنت اور ہوش پیدا ہوتا گیا۔ اور اخیر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل ٹھٹھے ہنسیاں اور پھبتیاں مغلوب ہوگئیں اور سب نے رسول کریمؐ کی اطاعت میں اپنی گردنیں خم کرلیں۔

...........جو کچھ سرکشی اور نافرمانی پہلے رسولوں سے کی گئی اس کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں مگر سب سے زیادہ وحشت، ...... اور سنگدلی جو حضرت رسول کریم ﷺ سے برتی گئی تاریخ کے پڑھنے سے تو دل دہل جاتا ہے اور کلیجہ ہلنے لگتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے حضور کو...... اور ایسی کامیابی کسی رسول کو اپنی زندگی میں میسر نہ ہوئی۔ پس مبارک ہے وہ انسان جو اپنے دل سے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لایا اور بدقسمت ہے وہ جو ایسے پاک وجود سے بے خبر ہے۔

آپ کا جسم 24 گھنٹے میں کتنا کچھ کرتا ہے

☆آپ کا دل 24 گھنٹے میں 1547 لیٹرز خون اپنے چیمبرز میں سے ہوتا ہوا جسم میں پمپ کرتا ہے۔ یہ حیرت انگیز کام سرانجام دینے کے لئے ایک دن میں ایک لاکھ بار دھڑکتا ہے۔

☆آپ ایک دن میں 17 ہزار مرتبہ سانس لیتے ہیں اور کبھی بھی اس کے بارہ میں دانستہ سوچتے نہیں۔ ہاں اگر آپ عارضی طور پر سانس روکنا چاہیں تو روک سکتے۔ نوجوان شخص کے پھیپھڑوں میں چھ لیٹر ہوا بھری ہوتی ہے۔

☆آپ کا دماغ چاہے آپ سو رہے ہوں یا جاگ رہے ہوں، ہر وقت کام میں مصروف رہتا ہے۔ اندازہ ہے کہ روزانہ ہمارے دماغ میں سے 50 ہزار خیالات جنم لیتے ہیں، اگرچہ بعض سائنسدانوں کے نزدیک یہ تعداد ساٹھ ہزار ہے۔ اس لحاظ سے انسان کے دماغ میں ہر منٹ میں 35 تا 48 خیالات گزرتے ہیں۔

☆معدے کے تیزاب کو نیوٹرل کرنے کے لئے ہمارے معدے کی لائننگ میں خلیے (Cells) الکلی جیسا مواد ہر ملی سیکنڈ میں پیدا کرتے ہیں۔ اگر معدے کے خلیے ایسا نہ کریں تو ہمارا معدہ خود کو ہی ہضم کرلے کیونکہ اس میں موجود بعض تیزاب اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ دھاتوں کو پگھلادیں۔

☆آپ 24 گھنٹوں میں 28 ہزار 800 مرتبہ آنکھیں جھپکتے ہیں جبکہ ہر جھپک ایک سیکنڈ کا دسواں حصہ ہوتی ہے۔ یہ voluntary reflex ہے جس کے ذریعہ انسانی آنکھیں صاف اور نمدار رہتی ہیں۔ یہ چیز نہایت بنیادی اور اہم ہے کیونکہ ہماری اطلاعات کا نوے فی صد حصہ آنکھوں کے ذریعہ موصول اور پروسیس ہوتا ہے۔ کسی بھی منظر کو آپ 0.01 سیکنڈ میں پروسیس کرلیتے ہیں۔

☆ہمارے جسم میں پیدا ہونے والی انرجی حرارت کے ذریعہ ختم ہوجاتی ہے۔ 24 گھنٹوں میں ہمارا جسم 25 روشنی کے بلبوں جتنی حرارت پیدا کرتا ہے۔

☆خون کے سرخ خلئے جسم میں ہر جگہ بھاگتے رہتے اور 60 سیکنڈ میں ایک سرکٹ پورا کرلیتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے ہر ریڈ بلڈ سیل دن میں 1440 مرتبہ جسم کا چکر لگاتا اور آکسیجن ہر حصے کو پہنچاتا ہے۔ جس کے ذریعہ ہمارا جسم توانا رہتا ہے۔ خون کے ہر سرخ خلئے کی زندگی چالیس روز کی ہوتی ہے جس کے بعد تازہ خلیے پیدا ہوجاتے ہیں۔ ان کا عرصہ حیات مختصر ہوتا ہے کیونکہ یہ جسم میں 60 ہزار چکر لگا چکے ہوتے ہیں۔

☆ہمارا جسم ایک ملین سیل ہر روز ضائع کردیتا ہے مگر وہ ساتھ ساتھ خود بخود نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ہماری کھال ایک عضو ہے بلکہ جسم کا سب سے بڑا عضو یہی ہے۔ اس کا سرفیس ایریا 28 sq. feet ہوتا ہے۔

☆آپ کے بال 24 گھنٹے میں 0.5 ملی میٹر بڑے ہوتے ہیں۔ ہر بالغ انسان کے سر پر ایک لاکھ بال ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے حساب لگایا جائے تو تمام بال دن میں پچاس میٹر اگتے ہیں۔

☆دماغ اور ہمارا منہ مل کر کام کرتے ہیں جس سے خواتین پانچ ہزار الفاظ 24 گھنٹوں میں بولتی ہیں۔ مرد صرف دو ہزار الفاظ بول پاتے ہیں۔ ان میں صرف 500 سے 700 الفاظ ایسے ہوتے جن کی کوئی قدروقیمت ہوتی ہے، باقی فضول۔

☆ہمارا مصروف ترین عضو جگر ہے جو 24 گھنٹوں میں کولیسٹرول، وٹامن ڈی بناتا اور بلڈ پلازما پیدا کرتا ہے۔ یہ ان غذائیت بخش مادوں کی پہچان کرتا ہے جن کی جسم کو ضرورت ہوتی ہے، ان کو مستقبل کے لئے سٹور کرتا، ہر منٹ میں 1.43 لیٹر خون کو فلٹر کرتا، ہر روز 0.94 لیٹر بائیل (ڈائجسٹو جوس) پیدا کرتا ہے تا آنے والی غذا ہضم ہوسکے۔ ہمارا جگر دراصل کیمیکل فیکٹری ہے۔

☆ہمارے دہن میں 24 گھنٹوں میں 1.5 لیٹر لعاب پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتو ہمارا دہن سوکھ جائے اور بیکٹیریا سے بھر جائے اور نہ ہی ہم اپنی غذا کو ہضم کرسکیں کیونکہ لعاب سے نظام ہضم شروع ہوتا ہے۔ جب ہم کھانے کو سونگھتے ہیں تو دہن میں خود بخود زیادہ لعاب پیدا ہوجاتا ہے تا ڈائجسٹو سسٹم کی تیاری شروع ہوجائے۔ معدہ میں سے تمام غذا 6 سے 8 گھنٹے میں گزر جاتی اور دو دن میں ڈائجسٹو پروسیس مکمل ہوتا ہے۔ اوسطاً انسان زندگی میں پچاس ٹن غذا کھاتا ہے۔

☆ہمارے گردوں میں ایک ملین کے قریب فلٹرز لگے ہوئے ہیں جن کے ذریعہ ہر منٹ میں 1.3 لیٹر خون فلٹر ہوتا ہے۔ گویا 24 گھنٹوں میں 1872 لیٹرز خون فلٹر ہوتا ہے۔ سائز میں ہمارا گردہ مٹھی کے برابر ہوتا۔ یہی نہیں بلکہ گردے دن میں 1.4 لیٹر پیشاب بھی جسم سے خارج کرتے ہیں۔

☆نیند کے دوران انسان 8 ملی میٹر لمبا ہوجاتا مگر اگلے روز دوبارہ سکڑ جاتا ہے۔ یوں ہم نئے کپڑے خریدنے سے بچ جاتے ہیں۔

☆ایک حیرت انگیز بات ہمارے جسم میں یہ ہے کہ خلئے (سیلز) خود بخود جنم لیتے رہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ ہمارے taste buds ہر دس دن میں نئے بن جاتے ہیں، چھ سے دس ماہ میں نئے ناخن، ہر دس سال میں نئی ہڈیاں اور سب سے سنسنی خیز بات یہ ہے کہ ہمارا دل بھی بیس سال میں نیا ہوجاتا ہے۔

(مرسلہ: مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123849 میں احد احمد خان

ولد عبداللطیف خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Shumali Chaoni Lahore ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ24 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔احد احمد خان گواہ شد نمبر1۔تنویر احمد باجوہ ولد چوہدری نصیر احمد باجوہ گواہ شد نمبر2۔طارق احمد ولد نذیر احمد

مسل نمبر123850 میں عمران احمد

ولد منظور احمد قوم جوئیہ پیشہ زراعت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sher Garh ضلع و ملک Layyah, Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار روپے سالانہ بصورت زمین والد صاحب کی ہے ۔مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عمران احمد گواہ شد نمبر1۔ناصر خان ولد محمد انور گواہ شد نمبر2۔ طاہر احمد ولد غلام رسول

مسل نمبر123851 میں ناصر خان

ولد محمد انور قوم جوئیہ پیشہ زراعت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیر گڑھ ضلع وملک لیہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) ٹریکٹر مشترکہ 1/2 ماڈل 82۔ 2لاکھ 50 ہزار روپے (2) کار مشترکہ 1/2 ماڈل 14۔ 10لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 60 ہزار روپے سالانہ بصورت والد صاحب کی جائیداد سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ ناصر خان گواہ شد نمبر1۔طاہر احمد ولد غلام رسول گواہ شد نمبر2۔شاہد سلطان ولد فلک شیر

مسل نمبر123852 میں سعدیہ شاہد

زوجہ محمد سعداللہ ظفر قوم جٹ پیشہ تدریس عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیر گڑھ ضلع و ملک لیہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 50ہزار روپے (2) جیولری 1 تولہ 45ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 7800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔سعدیہ شاہد گواہ شد نمبر1۔مبارز نجیب ولد حاکم علی گواہ شد نمبر2۔ محمد احمد شاہد ولد عطاء محمد خان

مسل نمبر123853 میں منیر احمد

ولد محمد شریف قوم کاہلوں پیشہ زراعت عمر58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عینو والی ضلع وملک نارروال، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زرعی زمین 7 کنال (2) مکان۔اس وقت مجھے مبلغ 9ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔منیر احمد گواہ شد نمبر1۔نوید نور ولد نور الدین منور گواہ شد نمبر2۔نثار احمد ولد محمد شریف

مسل نمبر123854 میں خالدہ جبین

زوجہ شرافت مقصود قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک79 ر۔ب ضلع و ملک شیخوپورہ ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ10 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 700 یورو (2) جیولری 10 تولہ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔خالدہ جبین گواہ شد نمبر1۔گلزار احمد ولد خورشید احمد گواہ شد نمبر2۔طارق محمود ولد طالب حسین

مسل نمبر123855 میں امۃ الواسع

بنت میاں محمد افضل زاہد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع وملک راولپنڈی، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امۃ الواسع گواہ شد نمبر1۔میاں محمد افضل زاہد ولد میاں فضل کریم گواہ شد نمبر2۔ ماسٹر وحید احمد ولد محمود احمد

مسل نمبر123856 میں عبدالمجید

ولد عبدالحمید قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوری آباد ضلع و ملک حیدر آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) کار مہران سوزوکی 3لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 25ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبدالحمید گواہ شد نمبر1۔ عبدالقدوس ولد عبدالغفور گواہ شد نمبر2۔نعیم احمد ولد عبدالغفور

مسل نمبر123857 میں ادیبہ اسلم تارڑ

بنت محمد اسلم تارڑ قوم ...... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدین شہر ضلع و ملک بدین پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ادیبہ اسلم تارڑ گواہ شد نمبر1۔نصیر احمد کھرل ولد منیر احمد مرحوم گواہ شد نمبر2 اویس احمد تارڑ ولد محمد اسلم تارڑ

نمبر123858 میں وقاص احمد تارڑ

ولد محمد اسلم تارڑ قوم ...... پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدین شہر ضلع و ملک بدین پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔وقاص احمد تارڑ گواہ شد نمبر1۔نصیر احمد کھرل ولد منیر احمد مرحوم گواہ شد نمبر2 اویس احمد تارڑ ولد محمد اسلم تارڑ

مسل نمبر123859 میں مدثر عرفان

ولد عرفان محمود ملک قوم ملک پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.A.E بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ10 دینار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔مدثر عرفان گواہ شد نمبر1 ۔ عامر محمود رانا ولد رانا محمود احمد گواہ شد نمبر2۔نثار احمد ولد محمد افضل

مسل نمبر123860 میں فرید احمد

ولد عبدالعزیز قوم گجر پیشہ ہنر مند مزدوری عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.A.E بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ100 دینار ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔فرید احمد گواہ شد نمبر 1۔چوہدری منظور احمد ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر2۔محمد افضل ولد محمد یار

مسل نمبر123861 میں Mariam

زوجہ Suleiman Mubaraka قوم...... پیشہ خانہ داری عمر38 سال بیعت 1999ء ساکن تنزانیہ ضلع وملک تنزانیہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ16 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زرعی فارم 1 ایکڑ 15 لاکھ تنزانین شیلنگ (2) پلاٹ 20x20 فٹ 10 لاکھ تنزانین شیلنگ اس وقت مجھے مبلغ 1,51,800 تنزانین شیلنگ ماہوار بصورت ہاؤس مدر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔Mariam گواہ شد نمبر1۔ Abdul Rahman s/o Yusuf گواہ شد نمبر2 ۔ Mohamed Ame s/o Mwishehe Juma

مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب

مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ کارگزاری

مجلس نابینا ربوہ پاکستان کا قیام اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری سے عمل میں آیا۔ جس کا بنیادی مقصد احمدی نابینا احباب کی تعلیم و تربیت فلاح و بہبود اور ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور معاشرے اور اپنے گھر کا مفید اور فعال وجود بنانا تھا۔ آنکھوں جیسی نعمت سے محروم ہونے اور دیگر بہت سی مشکلات اور مسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس نابینا ان تمام مقاصد کے حصول کیلئے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنی منازل طے کر رہی ہے۔

بہت تھوڑے عرصہ میں اس مجلس نے اپنا ایک مقام اور نام پیدا کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مجلس ایک ادارہ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے جس کے ممبران پاکستان بھر میں 100 سے زائد ہیں۔

اس مجلس کے پہلے صدر مکرم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم تھے اور خاکسار پہلا جنرل سیکرٹری مقرر ہوا۔ مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ آجکل اس مجلس کے صدر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مجلس نابینا پاکستان کا مرکزی دفتر 1992ء سے خلافت لائبریری میں قائم ہے۔ جو روزانہ صبح 9 بجے سے دوپہر 12:30 تک کھلتا ہے۔ ممبران مجلس وہاں حاضر ہو کر حسب استطاعت و توفیق اپنے علم و ایمان میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس دفتر میں 800 آڈیو کیسٹس کی ایک لائبریری قائم ہے۔ جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء اور جماعتی کتب کے علاوہ ناولز اور کہانیاں ہیں۔ اب جدید دور کے مطابق آڈیو کیسٹس کی بجائے CD.s کو رائج کیا جارہا ہے اور تمام آڈیو کیسٹس کے مواد کو CD.s پر منتقل کر کے تمام اراکین مجلس کو مہیا کرنے کا پروگرام ہے۔

حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام، اسی طرح خلفاء سلسلہ اور جماعت کے نامور شعراء کرام کے منظوم کلام کی بھی CD.s تیار کروائی جا رہی ہیں۔ جو پہلے آڈیو کیسٹس اور بریل رسم الخط کی صورت میں تحریری طور پر موجود تھیں مگر اب انہیں CD.s اور میموری کارڈ پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح مختلف کلاسوں کے تعلیمی کورسز بریل رسم الخط میں بھی موجود ہیں نیز قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی بریل رسم الخط میں موجود ہے جن سے بریل رسم الخط کو پڑھ سکنے والے اراکین استفادہ کرتے رہتے ہیں۔

محترم قاری محمد عاشق صاحب کی آواز میں قرآن کریم کی باترجمہ ریکارڈنگ Video فارمیٹ میں تھی اور ایک پارہ ایک CD.s میں تھا۔ Video فارمیٹ کو Mp3 میں کنورٹ کر کے رکوع وار CD.s پر رائٹ کروایا گیا۔ اسی طرح مجلس نابینا کی طرف سے حضرت مصلح موعود کے ترجمہ کے پہلے 10 پاروں کی باترجمہ ریکارڈنگ ہو چکی ہے جبکہ پہلے سپارہ کی تفسیر کی بھی ریکارڈنگ کروائی گئی۔

مجلس نابینا کے ممبران میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل ہیں اور کئی اراکین سکول و کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر اپنی تعلیم کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جن کی ہر معاملہ میں مجلس نابینا راہنمائی اور دیگر بنیادی ضروریات کے سلسلہ میں مدد کرتی رہتی ہے۔ مجلس نابینا سے تعلق رکھنے والے 2 اراکین نے بینائی کی نعمت سے محروم ہونے کے باوجود ایم اے، 2 نے بی اے اور 2 نے ایف اے تک تعلیم مکمل کر لی ہے اور ان میں سے 6 افراد سرکاری ملازمت بھی کر رہے ہیں۔ مجلس نابینا کی انتظامیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر مجلس، سیکرٹری مجلس، مربیان سلسلہ اور ایک رکن بطور معلم اصلاح و ارشاد مرکزیہ، محلّہ طاہر آباد شرقی میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ مجلس نابینا کے ایک اور سینئر رکن مکرم حافظ طالب حسین صاحب نے ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ مدرسۃ الحفظ میں بھی ایک رکن مکرم حافظ نور محمد صاحب بطور استاد کام کر رہے ہیں۔

اس مجلس کے تحت خواتین نابینا اراکین بھی تعلیم کے حصول میں مردوں کے شانہ بشانہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ایک رکن نے بی ایس سی کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اور ایک نابینا خاتون رکن نے بی فارمیسی کا کورس مکمل کر لیا۔ اور ایک نابینا خاتون بی۔ ایڈ کر رہی ہے جو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں پڑھا رہی ہے۔

مجلس نابینا شروع سے یہ احساس بیدار کر رہی تھی کہ احمدی نابینا اور دیگر معذوران کی فلاح و بہبود کیلئے جماعتی طور پر کوئی درسگاہ اور ادارہ ہونا چاہئے۔ مجلس نابینا کی کوشش اور سرگرمیوں کے نتیجہ میں مجلس نابینا ربوہ یہ احساس اجاگر کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے اور اب نصرت جہاں اکیڈمی میں چار قسم کے معذوران جن میں نابینا، گونگے، بہرے اور ذہنی معذوران کی تعلیم و تربیت کیلئے باقاعدہ شعبہ قائم ہو چکا ہے۔ جس میں مجلس نابینا کی ایک رکن بطور استاد خدمت بجا لا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس نابینا ربوہ کی مسلسل چار سال کی کوششوں کے بعد یہ مجلس سوشل ویلفیئر میں رجسٹر ہو چکی ہے۔ جس کے رجسٹر ہونے کے موقع پر ایڈمنسٹریٹر سوشل ویلفیئر مکرمہ فرخ رضوانہ صاحبہ، تحصیل سیکرٹری علی عباس رضوی صاحب اور سینئر کلرک تشریف لائے اور مجلس نابینا ربوہ کے ساتھ ایک میٹنگ کی گئی۔ انہوں نے ہمارے تمام انتظامی معاملات کا جائزہ لیا اور اس رائے کا اظہار کیا کہ مجلس نابینا ربوہ کو اپنی مجلس کیلئے باقاعدہ ایک دفتر بنانا چاہئے۔ اور مخیّر حضرات کو اپنی مجلس کا ممبر بنائیں تاکہ ہم اس دفتر کے انتظامی ڈھانچے کو سپورٹ کر سکیں۔ اور اس مجلس کے تحت ورکشاپ کے لئے بھی مدد فراہم کی جا سکے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے جو جائزہ لیا ہے اس کے بارے میں تجاویز اور انتظامی ڈھانچے کے قیام کیلئے اپنی رپورٹ افسران بالا کو بھجوا دیتے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اس پر عملدرآمد ہو جائے۔

سکول، کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ مجلس نابینا کے زیر انتظام کئی اراکین کو فنی تعلیم جس میں چارپائیاں اور کرسیاں بننا شامل ہے۔ سکھانے کا بھی انتظام کر رکھا ہے۔ مکرم حافظ طالب حسین صاحب نے کئی اراکین کو یہ ہنر سکھایا۔ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب جو کہ اب دونوں آنکھوں سے محروم ہو چکے ہیں نیز ایک کان کی سماعت بھی متاثر ہو چکی ہے اس کے باوجود بڑی تندہی اور محنت سے بطور خازن خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور ریکارڈ کیپنگ کی ڈیوٹی بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ شروع سے لے کر اب تک شوق، خوش دلی، خندہ پیشانی اور مستعدی سے تمام ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھا رہے ہیں۔

جولائی 2015ء تا جون 2016ء اس مجلس کو اپنے بھائیوں اور اراکین مجلس کی فلاح و بہبود اور تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جو کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

☆ دفتر مجلس نابینا اور بلائینڈ سیکشن خلافت لائبریری ربوہ میں تقریباً 2 ہزار 500 افراد تشریف لائے اور معلومات اور تعارف حاصل کیا۔

☆ مجلس نابینا کے اراکین کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و تقاریر سننے نیز اردو کلاسز، انتخاب سخن، فقہی مسائل، راہ ہدیٰ ایم ٹی اے کے ذریعہ سننے کی توفیق ملتی رہی۔ اور بدرسومات سے بچنے، نفلی روزہ رکھنے اور دعائیں کرنے کی تلقین و ترغیب اور راہنمائی اور بنیادی ضروری و سائل اور ذرائع مہیا کئے گئے جن کے نتیجہ میں مجلس نابینا کے اراکین کی روحانی اور علمی لحاظ سے ترقی ہوئی اور ان پر عمل درآمد کی توفیق ملتی رہی۔

☆ ربوہ میں موجود نابینا حضرات کو آیت استخلاف باترجمہ یاد کروائی گئی۔ نیز خلافت جوبلی کا عہد خلافت یاد کروایا گیا۔ متعدد نابینا حضرات کو آیت استخلاف مع ترجمہ اور عہد خلافت لفظ بلفظ یاد کرنے اور سمجھنے کی توفیق ملی۔ اراکین مجلس نابینا ربوہ کو شرائط بیعت یاد کروانے اور ان پر عملدرآمد کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی گئی۔

☆ خدمت خلق کے لحاظ سے تمام اراکین مجلس نابینا کی ضروریات کو پورا کرنے میں راہنمائی اور مدد دی گئی نیز اہم مواقع پر تحائف دیئے گئے۔ جن میں نقدی کے علاوہ، کپڑے، جوتے اور ان کے بچوں کو ضروریات کو پورا کرنا شامل ہے۔ دوران سال اراکین مجلس کی تقریباً تین لاکھ روپے سے مدد کی نیز 3 پنکھے، سلائی مشین اور گندم وغیرہ کی تقسیم شامل ہے۔

☆ عید کے موقع پر تحائف ممبران کے درمیان تقسیم کئے گئے۔ اس طرح غریب اور ضرورتمند نابینا مستحق حضرات کو ہفتہ وار چھوٹا گوشت اور چکن کا گوشت بھی فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا تاکہ غریب اور نادار اراکین مجلس کے بچے اس نعمت خداوندی سے محروم نہ رہیں۔

☆ نابینا اراکین مجلس عاملہ اور ان کے بیوی بچوں کا حسب ضرورت فضل عمر ہسپتال ربوہ نیز طاہر ہارٹ سے مفت علاج کروانے کی سہولت مہیا کروانے میں بھی مدد دی گئی۔

☆ مجلس نابینا کے پڑھے لکھے اراکین کو کمپیوٹر کی تعلیم سے روشناس کروانا شروع کر دیا گیا ہے۔

☆ اراکین مجلس کو بیدار اور مستعد رکھنے نیز ان کی تعلیم و تربیت اور رابطہ و ملاقات کے مقاصد کے پیش نظر ہر اتوار کو باقاعدگی سے بلائنڈ سیکشن میں ہفتہ وار اجلاس منعقد کیا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ قومی اور جماعتی تہواروں کی مناسبت سے جلسے اور اجلاسات کئے جاتے رہے۔ جن میں سیرت النبی ﷺ، جلسہ یوم مسیح موعود، جلسہ یوم خلافت اور جلسہ یوم مصلح موعود وغیرہ شامل ہیں۔ ان اجلاسات میں جماعت کے علماء سے تقاریر اور لیکچرز دلوائے گئے۔ دوران سال ان پروگراموں کی کل تعداد 16 ہے۔ جن میں 8 قومی تہوار بھی شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ان اجلاسات کی رپورٹس کے جواب میں خوشنودی، حوصلہ افزائی اور دعا کے خطوط ملتے رہتے ہیں۔

☆ حضور انور کی خدمت میں بعض اہم جماعتی مواقع اور یورپ اور قادیان کے سالانہ جلسوں کی مناسبت سے مبارکباد کی اور دعائیہ فیکس ارسال کی گئیں اور ہر ایک پروگرام کی مفصل رپورٹس بھی بھجوائی جاتی رہیں۔ جن پر پیارے حضور کی طرف سے بڑے پیار بھرے اور خوشنودی کے جوابات موصول ہوتے رہے۔

دوران سال روزنامہ الفضل میں شائع ہونے والے اعلانات اور رپورٹس کی کل تعداد تقریباً 50 ہے۔ جن میں مجلس کے مختلف تعلیمی و تربیتی پروگراموں اور اجلاسات کی رپورٹس، مجلس کے ساتھ تعاون کرنے کی درخواست پر مبنی اعلانات، نیز اراکین مجلس کے متعلق دعا کی درخواست اور وفات کی اطلاع پر مبنی اعلانات شامل ہیں۔ نیز اب مجلس نابینا کی طرف سے بعض مضامین بھی الفضل کو بھجوائے جاتے ہیں۔

سارا سال ممبران مجلس کی تربیت اور تعلیم کیلئے روزنامہ الفضل، مختلف کتب سلسلہ، قرآن کریم سنائے جاتے ہیں روزانہ کی بنیاد پر اسی طرح مختلف سوالات کے جوابات بھی دیتے ہیں۔ جن سے ممبران مجلس کا علمی معیار بلند ہو رہا ہے۔

دوران سال بہت سے ادارہ جات اور مخیّر حضرات اور مجلس نابینا سے محبت کرنے والوں نے مثالی تعاون فرمایا۔ تاہم جن جماعتی ادارہ جات نے خصوصی تعاون کیا ہے۔ ان میں نظارت امور عامہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، دارالضیافت، روزنامہ الفضل، فضل عمر ہسپتال، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ، نور العین، تحریک جدید، وقف جدید، دفتر صدر عمومی ربوہ، مجلس صحت، شیزان کمپنی لاہور، مشموم کمپنی ہری پور اور خلافت لائبریری شامل ہیں۔

خطبہ نکاح مورخہ 12-اپریل 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

12-اپریل 2014ء کو بیت الفضل لندن میں تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان قائم ہونے والے رشتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان سے آئندہ نیک نسل چلائے۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ مدیحہ عمر (واقفہ نو) بنت مکرم عمر رسول صاحب کا ہے جو عزیزم منصور احمد ملک مربی سلسلہ آئس لینڈ کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

منصور ملک جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل پہلے بیچ کے مربی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئس لینڈ میں خدمت بجا لا رہے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا۔ مربی سلسلہ کی ذمہ داریاں جہاں جماعت کی تربیت کی ہوتی ہیں وہاں سب سے پہلے اس کو اپنا نمونہ قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور جماعت میں آجکل عائلی مسائل بعض لحاظ سے بڑھنے شروع ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے (-) اور مربیان کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کہ جب بھی اُن کو موقع ملے تو وہ اس بارہ میں سمجھائیں کہ احمدی کی کیا ذمہ داری ہونی چاہئے اور سمجھانے کا اثر تبھی قائم ہوتا ہے جب خود اپنے نمونے قائم کئے جائیں۔ پس اس لحاظ سے (-) کی اور مربی کی یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور (مربی) سلسلہ کی بیوی بھی چاہے وہ واقفہ نو ہے یا نہیں ہے، وقف ہے یا نہیں ہے اُس کو بھی واقف زندگی کی طرح زندگی گزارنی چاہئے۔ پس دونوں کو جہاں بھی ان کی تعیناتی ہو، جہاں بھی پوسٹنگ ہو وہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے بہترین نمونے قائم کرنے ہیں اور جماعت کی تربیت کی ذمہ داری کو بھی احسن رنگ میں ادا کرنا ہے اور صبر اور حوصلہ سے ایک دوسرے کی کمزوریوں کو، ظاہر ہے کہ ایک انسان ہے، بشری تقاضے ہیں، کمزوریاں ہوتی ہیں ایک دوسرے کی کمزوریوں کو برداشت بھی کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نتاشہ فاطمہ کھوکھر بنت مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر کینیڈا کا ہے جو عزیزم محمد عدنان ملک (واقف نو) ابن ڈاکٹر خلیل ملک صاحب امریکہ کے ساتھ پندرہ ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جیسا کہ میں نے بتایا سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب جو عزیزہ کے والد ہیں، نائب امیر ہیں اور ان کی والدہ بھی کینیڈا کی نائب صدر لجنہ ہیں، سیکرٹری (دعوت الی اللہ) ہیں۔ اسی طرح عزیزم محمد عدنان ملک جو ہیں وہ حضرت مسیح موعود کے (رفیق) حضرت مرزا عبدالکریم صاحب چٹھی مسیح کے پڑنواسے اور مرزا عبدالسمیع صاحب جو بڑا لمبا عرصہ ربوہ میں سٹیشن ماسٹر بھی رہے اور خدمات سلسلہ بھی بجا لاتے رہے، اُن کے یہ نواسے ہیں۔ مرزا عبدالکریم صاحب کے پڑنواسے اور مرزا عبدالسمیع صاحب کے نواسے۔ بہرحال دونوں خاندان پرانے خدمت سلسلہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (رشتہ) ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ان کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ شہلا عباس کنگ بنت مکرم غلام عباس کنگ صاحب کا ہے جو عزیزم عاتق محمود (واقف نو) ابن مکرم طارق محمود صاحب کے ساتھ بارہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ سارہ ہاشم بنت مکرم محمد اکبر راجہ صاحب کا ہے جو عزیزم علی منصور ابن مکرم ڈاکٹر نصیر احمد منصور صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عائشہ سارہ ہاشم صاحبہ مکرم ہاشم سعید صاحب جو یہاں کی بڑی جانی جانے والی شخصیت تھے۔ سعودی عرب میں بڑا لمبا عرصہ انہوں نے کام کیا۔ یہاں سے جاتے ہوئے ان کو دل کی تکلیف تھی، جہاز سے اترتے ہی ہارٹ اٹیک ہوا اور وہیں وفات ہو گئی۔ انہوں نے وہاں بھی جماعت کی بڑی لمبی خدمات کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور یہ جو عائشہ سارہ بیٹی ہیں یہ ان کی لے پالک بیٹی تھیں اور بڑی اچھی تربیت بھی انہوں نے کی۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو بھی ہاشم صاحب کی تربیت کے نیک اثرات کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ربیعہ یوسف بنت مکرم عبدالرؤف یوسف صاحب مانچسٹر کا ہے جو عزیزم عتیق شفیق ابن مکرم محمد شفیق صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزہ جو ہے یہ مکرم یوسف خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ پاکستان کی پوتی اور چوہدری نذیر احمد صاحب دار الصدر شمالی کی نواسی ہے۔ چوہدری نذیر صاحب کو بھی بڑا لمبا عرصہ ربوہ میں صدر عمومی کے ساتھ خدمت کی توفیق ملی اور ربوہ کے ایک محلّہ کی صدارت کا بھی ان کو موقعہ ملا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان کے کافی وسیع تعلقات تھے۔ اس لحاظ سے بھی ان کو جماعت کی خدمت کی کافی توفیق ملتی رہی۔ اُن حالات میں جبکہ کافی سختیاں تھیں۔ ابھی بھی ہیں سختیاں لیکن جب نیا نیا 1984ء کا قانون بنا ہے اس کے بعد سختیاں ایک دم زیادہ شدت اختیار کر گئی تھیں۔ تو یہ بچی ان چوہدری نذیر صاحب کی نواسی ہے اور عزیزم عتیق شفیق مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب کے نواسے ہیں جو خادم سلسلہ تھے اور بڑا لمبا عرصہ ان کو جامعہ میں پڑھانے کی توفیق ملی اور حدیث اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کتاب بھی لکھی ہوئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان دونوں، لڑکا لڑکی کو بھی اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ نسلیں بھی نیک صالح پیدا ہوں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

پنجاب کے چند حقائق

بلاشبہ پاکستان کا ہر صوبہ اپنا ایک منفرد مقام رکھتا ہے اور ہر صوبے کی اپنی کوئی نہ کوئی خاصیت اور اہمیت ہے۔ تاہم پاکستان کے ہر صوبے سے کچھ ایسے حقائق ضرور وابستہ ہیں جنہیں نہ تو جھٹلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی انہیں نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ اگر صرف پاکستان کے سب سے زیادہ آبادی والے صوبہ پنجاب کو ہی دیکھ لیں تو ہمارا سامنا کئی نئے حقائق سے ہو گا۔ پنجاب سے وابستہ چند حقائق درج ذیل ہیں۔

☆ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں خواندگی کی شرح پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں سب سے بلند ہے۔ اس صوبے میں پاکستان کے کئی معروف تعلیمی ادارے قائم ہیں۔

☆ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق پنجاب میں 940 خاندانی فلاحی مراکز قائم ہیں اور یہ تعداد پاکستان کے دیگر صوبوں میں قائم فلاحی مراکز کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔

☆ صوبہ پنجاب کے شہر لاہور میں خواتین کی آبادی مردوں کی آبادی سے 10 فیصد زائد ہے۔

☆ فیصل آباد جسے پاکستان کا مانچسٹر بھی کہا جاتا ہے، کی شہرت کی ایک بڑی وجہ یہاں گنے کی فصل کی سب سے زیادہ پیداوار بھی ہے۔

☆ گندھارا تہذیب کے مرکز کی دریافت صوبہ پنجاب کے شہر ٹیکسلا سے ہوئی۔

☆ پنجاب میں 9 پولیس رینج، 36 اضلاع، 121 تحصیلیں اور متعدد سب ڈویژن ہیں۔

☆ پنجاب کا 89 فیصد زرخیر علاقہ آبپاشی کے نظام سے آراستہ ہے اور کسانوں کیلئے کسی جنت سے کم نہیں۔

☆ صوبہ پنجاب میں 8 علاقائی زبانیں بولی جاتی ہیں۔

☆ پاکستان کی معیشت میں پنجاب کا اہم کردار ہے اور پاکستانی معیشت کے 50 سے 60 فیصد حصے کا انحصار پنجاب پر ہی ہے۔

☆ 44 فیصد پاکستانی پنجابی زبان بولتے ہیں اور یہ تعداد پاکستان میں بولی جانے والی زبانوں میں سب سے زیادہ ہے۔ (ملٹی نیوز 12 مارچ 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 10/اگست

طلوع فجر	3:59
طلوع آفتاب	5:27
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:00
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	24 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

گلے میں گرنے والے نزلہ، کیرا کی مستند دواء دستیاب ہے

الشفاء ہومیو کلینک

ڈگری کالج روڈ ربوہ: 0333-6706782

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764

گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

وردہ فیبرکس

عید کولیکشن Replica لان -/1750

Replica لیلن -/1850

نیا موسم۔ نئے ڈیزائن

چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

0333-6711362,0476213883

خواتین کیلئے خوشخبری

Essence کاسمیٹکس کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔

ڈسکاؤنٹ مارٹ

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

فون نمبر: 0333-9853345, 0343-9166699

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092476212515

15 London Rd, Morden SM4 5BQ

00442036094712

FR-10